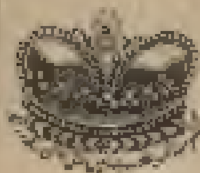
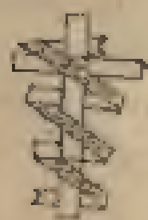






گلدستۂ اخبارات

نور افشاں

سنہ ۱۸۸۳ء کا خیر مقدم

—— ہزار ہزار شکر خدا کا ہے کہ آج اخبار نور افشاں اپنی دس سال کی عمر پوری کر کے گیارھویں برس میں قدم رکھتا ہے جب سے یہ اخبار جاری ہوا ہے اپنے ناظرین مشتریوں کی قدردانی کے باعث روز بروز ترقی کرتا چلا آیا ہے اور امید ہے کہ اور رعایت تحریک کے باعث یہ پرچہ ہر دل عزیز ہوتا جاتا ہے۔ ہمارے نامہ نگار صاحبان کی توجہ اسکی طرف ہمیشہ دلی عقیدت کے ساتھ مبذول رہتی ہے جن کا شکریہ واقعات گذشتہ کے ذیل میں کیا جائیگا ۔

ہم اپنے ناظرین اخبار نور افشاں سے امید رکھتے ہیں اور یقین کرتے ہیں کہ وہ اپنی مہربانیوں سے ہمیشہ اس پرچہ کی مثل معمولی سال گذشتہ کے عنایت فرماتے رہینگے ۔

سنہ ۱۸۸۲ء کے مختصر واقعات

—— سنہ ۱۸۸۲ء میں جو واقعات و پولیٹیکل حوادث گذرے وہ ایک مرتبہ عبرت کی نظر سے دیکھنے کے قابل ہیں اس سنہ کے واقعات بھی رنج اور مسرت سے خالی نہیں۔ سنہ ۱۸۸۱ء میں جو موجود تھے وہ اس سنہ میں معدوم ہوگئے گذشتہ سنہ میں جو موجود نہ تھا انہوں نے دنیا کے سفر میں قدم رکھا ۔

مہاراجہ … کا انتقال۔ نواب قدسیہ بیگم کی وفات نواب سیابت خان والی … کی رحلت۔ یہ ایسے حادثے ہیں جو اسی سنہ کے لئے مخصوص تھے۔ لیکن … نہایت ہی حسرت ناک ہے ۔

… میں … جو … بہت سے خاندان خاک میں ملگئے اور ضلع … اور لکھنؤ میں اسسال ہیضہ کا بہت … اور لکھنؤ میں … نے بہت سے گھر خالی کردیئے ۔

… مصر میں … سازش کا جو شورناک طوفان اٹھا تھا اس میں بہت سے سازش کرنیوالوں اور نمک حراموں نے جانیں گنوائیں مگر حضرت … کے خاندان کا بال بیکا نہیں ہوا اور مصر … خیریت کے ساتھ سلطنت سے فساد رفع ہوگیا ۔

… مارچ کو حضور قیصرہ ہند پر … ونڈسر میں حملہ آور ہوا مگر جناب ایزدی سے حضور ممدوحہ بالکل محفوظ رہیں ۔

… مارچ کو سر الفریڈ لائل صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی وارد … ہوئے … کو … چارج لیا … اپریل کو ہمارے پنجاب کے … ایجرٹن صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر پنجاب نے سر چارلس ایچیسن صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر کو ممالک پنجاب کا چارج دیا … یادگاری … ہوں ۔

… مذہبی جھگڑوں سے کوئی سال خالی نہیں جاتا … ملتان میں فساد عظیم برپا ہوا تھا … حکام نے جلد … ہنگامہ دور ہوگیا۔ اسی سال انگلستان سے … فوج … بمبئی … جو ہندوستان میں … ہمدردی ظاہر کی ۔

مارکوئس آف رپن صاحب بالقابہ گورنر جنرل … زمانہ میں … یادگار رہیگا ۔

ایکٹ نمبر … منسوخ ہوا اور اخبارات کو آزادی ملی جس کے عوض تمام اخبارات نے صاحب ممدوح کا شکریہ ادا کیا ۔

مسٹر سید محمود قائم مقام جج ہائیکورٹ الہ آباد … چیف جسٹس مقرر ہوئے اور ایک بنگالی جنٹلمین کو … چارج ملا ۔

کمیشن تعلیم نے تمام ہند میں دورہ کیا اور … اظہار قلمبند کئے گئے … سلف گورنمنٹ … کی کامیابی کی آئندہ امید ہے ۔

۲۲ دسمبر کو … کا افتتاح ہوا اور … نے ایک عظیم الشان دربار منعقد فرمایا … میں سب سے بڑا اور بھاری قابل یادگار واقعہ جنگ مصر ہے اس میں انگلستان کی افواج نے جو کامیابی حاصل کی اور ہندوستان کی فوج نے میدان کارزار میں جو جوہر دکھلائے ہیں وہ ہمیشہ کے لئے یادگار رہینگے ۔

مصر کے متعلق تاریخانہ واقعات حسب ذیل ہیں ۔

… جون کو اسکندریہ میں سخت بلوہ ہوا ۔

… جولائی کو ایڈمرل سیمور نے اسکندریہ پر گولہ اندازی شروع کی ۔

… اگست کو سر گارنٹ ولسلی صاحب اسکندریہ میں پہنچے ۔

… ستمبر کو مصر فتح ہوا اور … عرابی پاشا اور اس کے ساتھیوں کو گرفتار کیا … جلاوطن کئے گئے ۔

ہندوستان کے کچھ سپاہی اور افسر لندن روانہ کئے گئے اور وہاں حضور قیصرہ ہند نے تمغے بہادری مرحمت فرمائے ۔

روس اور جرمن … شورش کی کچھ … خبر نہیں پائی اور سب طرح خاموشی رہی۔ مگر روس اور جرمن میں … نزاع ہوگیا … کچھ تماشا دکھلائیگا ۔

سال گذشتہ میں فرانس نے ٹونس میں مداخلت کی … قبضہ حاصل کیا اور والی ٹونس … ہوگیا ۔

… کی حالت ہنوز قابل اطمینان نہیں تاہم … انتظام … اس سے امید کیجاتی ہے کہ بہت جلد فساد رفع ہوجائیگا اور تمام موجودہ مشکلات بھی رفع ہوجائینگی ۔

اخبار نور افشاں اپنے خاص … کا شکریہ ادا کرتا ہے منشی … بابو … منشی … منشی … کمشنر … صاحبان کے … شکریہ ادا کیا جاتا ہے جنہوں نے گاہے ماہے اپنی تحریر سے امداد فرمائی ہے ۔

ہماری اصلاح ہے کہ اخبار نور افشاں کی ظاہری صورت بھی کسی قدر



مُراسلات

نجات وشفاعت کا مختصر بیان

مخفی نہ رہے کہ نجات کے لفظی معنے خلاصی پانے کے ہیں اہل مذہب کے نزدیک گناہ کی جوابدہی اور عذاب سے چھٹکارہ پانا اور خداوند کی خوشنودی و رضامندی حاصل ہو کے درجہ قبولیت حاصل کرنا نجات کہلاتا ہے جب کوئی شخص کسی جرم یا گناہ میں گرفتار ہو کر سزا پاتا ہے تو کہا جاتا ہے کہ شخص مذکور بوجہ گناہ و تقصیر کے عذاب گناہ میں گرفتار و مبتلا ہے اور اگر وہ اس جرم و گناہ سے بری کیا جاوے اور گناہ کی جوابدہی سے خلاصی پاوے تو کہا جاوے گا کہ اُسنے اپنے گناہ سے نجات پائی یعنے اُس مترتبہ سفرہ سے بچ گیا کہ جو اُس کو اُٹھانی چاہیے تھی پس خلاصی حاصل کرنیکی تین صورتیں ہیں اوّل یہ کہ مفت میں خلاصی پاوے دوئم یہ کہ عوض ادائے ضمانت وجہ کسی سفارش کے خلاصی پاوے سوئم یہ کہ عوض اپنے گناہ کے جرمانہ و تاوان ادا کرکے خلاصی پاوے اور اگر وہ لیاقت ادائے جرمانہ و تاوان کی نہیں رکھتا تو کوئی دوسرا شخص اُسکا ضامن ہو کر اُسکے جرمانہ و تاوان کو پورا کردیوے اور وہ شخص خلاصی پاوے اور جو جرمانہ و تاوان بعینہٖ اُسکا عوض و بدلہ ہووے تو اُس جرمانہ و تاوان کو فدیہ و کفارہ کہتے ہیں پس صورت اوّل و دوئم میں اہل مذہب کے نزدیک شفاعت کہتے ہیں اور سفارش کرنیوالے کو شفیع کہتے ہیں اور صورت سوئم میں نجات حقیقی کہتے ہیں اور شخص درمیانی کو بھی منجی و نجات دہندہ کہتے ہیں اب یہ بات قابل غور ہے کہ نجات و شفاعت حاصل کرنیکی غرض ہر ایک اہل مذہب اسپر متفق ہے اور یہ بات ہے کہ ہر ایک شخص کو نجات کی ضرورت ہے کیونکہ کوئی آدمی گناہ سے خالی نہیں ہے سب گناہ سے آلودہ ہیں اور گناہ کے بوجھ سے ہر ایک دبا ہوا ہے اس سے خلاصی پانا کل کے نزدیک عین مقصد ہے اسلئے ہر ایک فرقے نے اسکے حاصل کرنے کے لئے اپنی اپنی رائے کے موافق جُدے جُدے طور و طریقے نکالے ہیں کوئی کہتا ہے کہ خدا رحیم اور مہربان ہے بڑی رحمت و مہربانی سے گنہگاروں کو بخش دیگا کوئی کہتا ہے کہ نیک کام نجات کے حاصل کرنیکا وسیلہ ہیں کوئی اپنے پیشواؤں اور بزرگوں پر بھروسہ رکھتا ہے کہ وسیلہ سے نجات حاصل ہوگی علیٰ ہذا القیاس ہر ایک اہل مذہب اپنی عقل و رائے کے موافق اعتقاد رکھتا ہے مگر دوسروں کے نزدیک وہ وسیلہ کافی و صحیح نہیں ہے پس ان اختلافات سے ظاہراً اطمینان پیدا کرنا ممکن نہیں ہے اہل اسلام نیک اعمال و عبادات کو وسیلۂ مغفرت جانتے ہیں اور محمد صاحب کو شفیع و درمیانی جانتے ہیں اور دعوی کرتے ہیں کہ بسبب محمد صاحب کی شفاعت کے خدا ہم گناہوں سے خلاصی دیگا اہل ہنود اپنے اوتاروں اور دیوتوں کو شفیع اور درمیانی قبول کرتے ہیں اور اُن کی پوجا و عبادت کرتے ہیں اور اُن کے مقامات کو مقدس و پاک جانکر اُن کی زیارت و درشن کرتے ہیں اور اُن کے نام سے خیرات و دان پن کرتے ہیں علیٰ ہذا القیاس ہر ایک اہل مذہب اپنی رائے کے مطابق ہو کے بندۂ آبائی پر عمل کرتا ہے مگر نجات کا حاصل ہونا مذکورہ بالا صورتوں کے ممکن نہیں ہے صورت اوّل میں یعنی شفاعت کی بابت دیکھنا چاہیے کہ آیا وہ ایسا قابل ہے کہ اُسکی سفارش و ضمانت قبول و منظور ہوگی یا نہ یعنے دیکھنا چاہیے کہ شخص شفیع و درمیانی خود بیگناہ و بے عیب ہے کیونکہ جو شخص خود گنہگار ہے وہ خود شفیع و درمیانی کا محتاج ہے کہ جس گناہ میں گنہگار مبتلا ہیں وہ بھی داغ دار و بے قصور نہیں ہے تو اُسکی سفارش بھی کسی صورت میں قابل پذیرائی نہیں ہے اگرچہ گنہگار شخص بوجہ اعتقاد کے اُسکو افضل و اشرف تسلیم کرے اُسکا تسلیم کرنا مگر خدا کے نزدیک مقبول نہیں ہوگا مثلاً محمدی اعتقاد رکھتا ہے کہ محمد صاحب بسبب میرے اعتقاد رکھنے اور اُسکی پیروی کرنے کے میری شفاعت کرینگے اور اُنکی شفاعت کو خدا قبول کریگا اور مجھے نجات ملیگی مگر ہم یہ نہیں کہہ سکتے ہیں کہ محمد صاحب سے یہ کام سرانجام پاوے کیونکہ وہ خود بے گناہ و معصوم نہیں تھے پس اُنکا اعتقاد رکھنا اور شفاعت کا قبول ہونا اور بھی [illegible] کیونکہ قرآن سے ثابت ہے کہ محمد صاحب قولاً و فعلاً گنہگار تھے جیسا کہ لکھا ہے استغفر لذنبک یعنے معافی مانگ اپنے گناہوں کی استغفر لذنبک وللمومنین والمومنات یعنے اپنے گناہوں کی اور مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگ لیغفرلک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تأخر یعنے بخشے جاوینگے تیرے اگلے اور پچھلے گناہ وجدک ضالاً فهدی یعنے پایا تجھکو گمراہ پھر ہدایت کی پس ان مقامات سے محمد صاحب کی گنہگاری واضح ہے اور قرآن کی چند آیات سے نفی شفاعت ثابت ہے جیسا کہ لا تجزی نفس عن نفس شیئا ولا یقبل منها شفاعة یعنے اور ڈرو اُس دن سے کہ نہیں کام آویگا کوئی نفس دوسرے نفس کی جانب سے کوئی چیز اور قبول نہیں کیا جاویگا اُس نفس سے سفارش کسیکی پس جن مقامات سے محمدی شفاعت کو قائم کرتے ہیں اُنسے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ محمد صاحب کو اذن شفاعت حاصل ہوگا دیگر مثال لا تنفع الشفاعة الا من اذن له الرحمن ورضی له قولا یعنے اُس روز کسی کی شفاعت نفع نہیں دیگی مگر جسکو کہ اذن شفاعت رحمن کا ہوگا اور راضی ہوا اُسکی بات سے ومن ذا الذی یشفع عنده الا باذنه یعنے کون شخص شفاعت کریگا اللہ کے نزدیک بدون اذن کے ولا تنفع الشفاعة عنده الا لمن اذن له یعنے نہیں نفع دیگی شفاعت کسی کی اللہ کے نزدیک مگر جس شخص کو کہ اذن ہوگا شفاعت کا پس ان آیات سے محمد صاحب کی شفاعت کی خصوصیت

ثابت نہیں ہوتی ہے کیونکہ وہ الہہ کی رضامندی پر موقوف ہے اجازت ملے شفاعت اور نہیں ہو لفظ کا حالت بے گناہی میں قرینہ قیاس ہے محمد صاحب بے گناہ اور معصوم بھی نہیں تھے کہ جس سے انکی شفاعت منظور ہوتی - پس گنہگار نجاست میں خلاصی پانا بدون سفارش آزاد کوئی جرمانہ ادا کئے ایسی صورت میں ممکن نہیں ہے کیونکہ گناہ ہونکا مواخذہ واجب گنہگاروں کے ذمہ ہے خدا عادل ہے اسنے گنہگاروں کے لئے جو سزا مقرر کی ہے وہ ضرور ہے کہ بھگتیں اگر وہ نہ بھگتیں تو اسکی عدل وعین انصاف کے بعید ہے اور اسکے انتظام خدائی کے خلاف ہے جب ہم نے اسکے فرائض پورے ادا نہیں کئے ہیں تو اسکی رحمت کے مستحق ہرگز نہیں ہوسکتے ہیں اور گناہوں سے نجات حاصل کرنا بدون بدلا دئے ہمارا حق نہیں ہے یہہ بات ظاہر ہے کہ کوئی شخص لیاقت نہیں رکھتا ہے کہ فدیہ ادا دان دیگر گناہ کی سزا سے خلاصی کر نجات حاصل کرے تاوقتیکہ خدا ہماری نجات کا خود آپ بندوبست نہ کرے کہ جس سے اسکا عدل وانصاف و انتظام صداقت قایم رہتے اور جب تک خداوند ہماری فکر نہ کرے تو ممکن نہیں ہے کہ کسی صورت میں ہم نجات پاویں اور یہہ ممکن نہیں ہے کہ وہ ہماری نجات کے فکر سے غافل رہے لہذا اسنے گنہگاروں کی نجات کے لئے ایک ذات پاک مقرر کی کہ وہ اپنی قدرت و توانائی سے ثابت کرے ہم کو گناہ کے الزام وبدی کے نتایج سے پاک وصاف اور اسکی بیگناہی وعصمت دلیل کافی ہے اسکے شفیع ہونیکی وشہادت کی اگر کوئی شخص اسکے چال چلن میں غور کرے اور اسکی زندگی کے واقعات اور اسکی تعلیم وتلقین جس قدر ہے تو فوراً اسکو یقین حاصل ہوسکتا ہے کہ اسکی شفاعت کے قبول ومنظور ہونے میں کسی طرح کا شک وشبہ واقع نہیں ہوسکتا ہے اسکے نام پر غور کرو اور پھر اسکے کام نے طاقت دو تو سمجھو کا فرق کیا پاؤگے کیونکہ لفظ مسیح کے معنی ہیں بچانیوالا اور اسکے دعوی کو دیکھو کہ وہ گنہگاروں کو نجات کا وعدہ دیتا ہے اور اسکے وعدہ کی تصدیق انبیاء رسولوں کی زبانی سنو کہ وہ اسکے حق میں کیا گواہی دیتے ہیں یشعیاہ علیہ السلام اسکے ظہور سے ۷۰۰ سال قبل یہہ گواہی دیتا ہے کہ یقیناً اسنے ہماری مشقتیں اٹھالیں اور ہمارے غموں کا بوجھ اپنے اوپر چڑھا لیا پر ہمنے اسکا یہہ حال سمجھا کہ وہ خدا کا مارا کوٹا اور ستایا ہوا ہے پر وہ ہمارے گناہوں کے سبب گھایل کیا گیا اور ہماری بدکاریوں کے سبب کچلا گیا ہماری ہی سلامتی کے لئے اسپر سیاست ہوئی تاکہ اسکے مار کھانے سے ہم چنگے ہوں اور ہم سبھوں کی بدکاریاں اسپر لادے اور پھر خداوند کو پسند آیا کہ اسے کچلے اسنے اسے غمگین کیا جب اسکی جان گناہ کے لئے گذرانی جاوے اور پھر خدا کی مرضی اسکے ہاتھ کے وسیلے بر آویگی پس حصول نجات کے لئے خدا نے یسوع مسیح کو نجات دہندہ مقرر کیا کہ جسکے وسیلے سے گنہگار شخص نجات حاصل کرسکتے ہیں کیونکہ گناہوں کا فدیہ وکفارہ خداوند یسوع نے اپنی جان مقدس کے دینے سے پورا کیا انہیں لیاقت نجات دینے کی تھی کہ وہ بے گناہ تھا جو کہ بعوض گنہگاروں کے فدیہ وکفارہ ہوا پس تینوں صورتیں نجات کی خداوند یسوع مسیح کی ذات مقدس سے صادر ہیں صورت اول یعنی مفت میں خلاصی پانا یہہ بات ظاہر ہے کہ خداوند یسوع مسیح نے اپنی جان دیکر مفت میں بلا قیمت نجات کو حاصل کیا کہ گنہگار بوسیلہ ایمان نجات پاتے ہیں صورت دوم وسوم میں گناہوں کا جرمانہ ادا بعوض گنہگاروں کے اسنے ادا کر دیا کہ گنہگار بوسیلہ ایمان اسکی پناہ اور زیر سایہ ہو کر بری سمجھے جاتے ہیں اور شفاعت کے لئے خداوند یسوع مسیح آسمان پر موجود ہے اور اسنے وعدہ کیا کہ میں جاتا ہوں تاکہ تمہارے لئے آسمان پر جگہ تیار کروں اور جو زمینی حقوق تمہارے ذمہ واجب الادا تھے وہ میں نے سب تمہاری عوض ادا کردے ہیں پس اسکی شفاعت وفدیہ وکفارہ مقبول ہوگیا کہ جسکے وسیلہ سے خدا کی عدالت وصداقت رحم وانصاف پورا ہوا اب ناظرین تم اسپر غور کرو اگر نجات کے خواہاں ہو تو خداوند یسوع مسیح کی دستگیری اختیار کرو تاکہ تم نجات پاؤ اور بدون اسکے نجات ممکن نہیں ہے فقط

لودیانہ اور آریہ سماج

ایڈیٹر صاحب -

اگرچہ یہہ بھی معلوم ہے کہ نہیں کہ ان دنوں ہمارے شہر میں بھی نوجوان اور تعلیم یافتہ لوگوں کی امداد سے ایک آریہ سماج مقرر ہوا ہے - اور ہم اسکے قیام پر آریہ سماج کے ہر ایک ممبر اور خصوصاً اس سماج کی ڈالنے والے آریہ سماج کو دل سے مبارکباد دیتے ہیں - نتیج ہم اپنے زمرہ کو بھی منظور پڑرہا اگرچہ چند خیالات سرسری طور پر پیش ناظرین کرنا چاہتے ہیں ٭

(۱) ہم مسیحی لوگ ایسے مذہبی جلسوں اور سماجوں کے قیام پر نہایت خوش ہوا کرتے ہیں - مگر اکثر متعصب اور کج بحث لوگ یہہ کہا کرتے ہیں کہ اب فلاں فلاں سماج سمجھا یا خندی کے برپا ہونے سے عیسائی مذہب کو اگر اور نہیں تو ایک سخت صدمہ پہنچیگا - ہم ایسے اشخاص سے بادب عرض کرتے ہیں کہ انکا یہہ خیال محض غلط نہیں اور ناتجربہ کاری پر مبنی ہے - ہم لوگوں میں یہہ ایک بڑا بھاری نقص ہے کہ اپنے ظن وگمان کو یقین کا درجہ دیکے فوراً انہیں رائے پیش کردیا کرتے ہیں چنانچہ ہمارے نوجوان بھائی کسی بات کے اچھے یا برے ہونے پر یا کسی شخص کے چال چلن پر بجائے اسکے کہ خود سے دلایل براہین پر نظر کریں اکثر اوقات آنا فانا یکطرفہ رائے کا اظہار کردیا کرتے ہیں جسکے انکو نقصان تو کا دم شرمندہ ہونا پڑتا ہے - اگر آریہ بھائی انکا ذکر کرو بالاخیال کہ کسی آریہ سماج کے قایم ہونے سے مذہب مسیحی کو



ضرب اور عیسائیوں کو صدمہ ہوگا بالکل غلط ہے ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم ایسے سماجوں اور سوسائٹیوں کے قایم ہونے پر دل سے خدا کا شکر کرتے ہیں کیونکہ اول تو ہمارا اور آپکا مطلب اگر ہم غلطی نہ کریں تو ایک ہی ہے یعنے صداقت کو ظاہر کرنا۔ صداقت کا جو اصل اصول ہے کہ وہ اپنے آپکو سات پردوں میں سے ظاہر کر دیا کرتی ہے۔ اور اگر صداقت ہماری جانب ہے تو پھر ہم بھلا کیوں گھبراویں۔ آخرالامر خود ہی ظاہر ہو جائیگا۔ دوم ہم پہلے کہ ہمکو ہماری گذشتہ کی ایک مدت کی محنت کا پھل نہیں تو اثر ایسی سوسائٹیوں میں دکھلائی دیتا ہے ایک وہ زمانہ تھا کہ ہندو لوگوں کو جھوٹے دیوی دیوتوں کی پرستش سے بچانا اور انکے بتوں پر حملہ کرنا ہمارا خاص کام تھا۔ اب شکر کا مقام ہے کہ تم ہو کہ آپ ہمارے متواتر اور پرزور حملوں سے عاجز اور عاری ہو کر خود ہی اپنے مذہب کی ذہنی تباہی باتوں کو ترک کر کے اور پھر آخر ہم علم نسخ جیسے وید کی شتی کی آڑ میں پناہ لیا چاہتے ہیں۔ تم خود ہی ہمارے ہم کلام اور ہم زبان ہو کر ان چیزوں کی نسبت گواہی دیتے ہو کہ وہ جھوٹے ہیں اور ماننے کے قابل نہیں جنکو تمہارے باپ دادا بڑے زور سے مانتے اور جنکی نسبت وہ ہزارہا دلائل پیش کیا کرتے تھے۔ ہم کامل بلکہ کامل یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ اب ہمارے ویدوں کے حملوں سے بھی آپ نہیں تو انکے بعد کی نسلیں واقف ہو کر اور کہیں پناہ نہ پاکر اسی صداقت پسند ہیں ہو کہ آفتاب صداقت کے نام سے مشہور ہے پناہ لینگے وہ زمانہ بھی آتا جاتا ہے پس باوجود ہمارے مخالف ہونے کے آریہ سماج ایک گونہ ہمارا ساتھی اور ہمارے دیگر زور اور ہمت دہندہ ہے۔ پھر ہم کیوں اسکے قیام سے ناخوش ہوں۔ سوم ہم جو ہم اوپر بیان کر چکے ہیں وہی تجربے سے بھی ثابت ہو چکا ہے۔ آپکو معلوم ہو کہ یونانی اور آریہ لوگ ایک ہی نسل کے ہیں۔ اسکا ثبوت نہ صرف اخلاق واطوار کی مطابقت نہ صرف لفظوں کے موافقت بلکہ خیالوں اور مذہبوں کی یگانگت سے ہو سکتا ہے جیسے بھی مذہب کی روشنی یونان میں جلکی نہ پہلے جاہل لوگ بیرادہ خیال کے ہندوؤں کی مانند دیوی دیو تونکو پوجنے والے تھے۔ پھر رفتہ رفتہ مسیحی مذہب کے حملوں سے عاجز ہو کر ایک جگہ سے دوسری اور دوسری سے تیسری کو بھاگتے بھاگتے اور تو بھی کہیں پناہ نہ پاکے مسیحی ہی ہو گئے۔ انشاءاللہ یہی حال آپ لوگوں کا بھی ہوگا۔ وہ زمانہ بھی عنقریب ہے کچھ دور نہیں۔ ذرہ دیکھتے رہو ❖

(۲) ہم اپنی مذکورہ بالا تحریر کی ایک اور دلیل بھی پیش کرینگے ہیں اور وہ یہ ہے کہ آریہ سماج کے قایم ہوتے ہی فوراً نوجوانوں اور نئے خیال کے لوگوں کی ایک جماعت نے نام داخل کروانے لگ گئی جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ لوگ اپنے والدین کے مذہب سے متنفر تھے اور منتظر تھے کہ کوئی جگہ بچاؤ کی ہمارے واسطے بنا گزیر ہوں۔ ہم آپکو یقین دلاتے ہیں کہ آپ میں کم سے کم اسی فیصدی ایسے ہونگے جو کہ آریہ سماج کی غرض سے بالکل ناواقف ہیں اور جنہوں نے صرف ایک دو باتوں کے تماشے سمجھ لکھائے اور کبھی کبھی ایک کے خبر ہو سکے یعنی جو کہ شوق سے انکی فہرست میں نام لکھا لیا ہے۔ ہم ایسے لوگوں سے باادب التماس کرتے ہیں کہ ذرہ غور سے جو اگر ہیں سو کریں۔ ہاں انکی ایک وجہ بھی ہو سکتی ہے کہ آریہ سماج میں کوئی ایسا اصول نہیں ہے جس کے ماننے سے کسیکو کسیطرح کا نقصان ہووے۔ آریہ سماج کے ممبروں کی گنتی میں بھی شامل ہیں اور اپنے بیت رسموں کے خلاف بھی ہیں لیکن پھر بھی اسی قدر کا خوف کرکے جو وہ آریہ سماج میں داخل ہونے لگے تھے انہیں رسموں کے حلقہ بگوش ہیں۔ پھر نقصان کیا نام لکھا لیا تو لکھا لیا ہی سہی۔ آریہ لوگ ہم التماس عرض کرتے ہیں کہ آپ لوگوں میں یہ ایک بڑا بھاری نقص ہے جو وقت جسکے آپ طالب ہے جانتی ہے کہ اسکو چھوڑ دیا جاوے آپ لوگ مانتے ہیں کہ فلاں فلاں رسم مثلاً صغیر سن میں شادی کرنا۔ ننگا بھی ہیں مردوں کی ہڈیوں کو ڈالنا۔ پر مرنے کے بعد بتوں کو سوہ پہنچانا وغیرہ قبیح اور مضر ہیں ہیں۔ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ کم از کم نناوے فیصدی ایسے ہونگے جنکے نام تو آریہ سماج کے ممبروں میں شامل ہیں اور پھر بھی ان رسموں کو ترک کرنے کی جرات نہیں کر سکتے۔ پھر ایسے لوگوں کو آریہ ہونے سے کیا فایدہ ہوا ❖

[illegible] اصول [illegible] ❖

آریہ سماج کے نیم یعنے اصول

(۱) سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں ان سب کا آدی مول پرمیشر ہے ❖

(۲) پرمیشر سچدانند سروپ۔ نراکار۔ سرب شکتیمان۔ نیائکاری۔ دیالو۔ اجنما۔ اننت۔ نروکار۔ انادی۔ انوپم۔ سرب آدھار۔ سرب ایشر۔ سرب بیاپک۔ سرب انترجامی۔ اجر۔ امر۔ ابھے۔ نت۔ پوتر۔ اور سرشٹی کرتا ہے اسی کی اپاسنا کرنی یوگ ہے ❖

(۳) وید ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے ❖

(۴) ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سرودا ادیت رہنا چاہئے ❖

(۵) سب کام دھرم انوسار یعنی ستیہ اور استیہ کو بچار کر کرنے چاہئیں ❖

(۶) سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ ادیشیہ ہے یعنی شاریرک۔ آتمک۔ اور سماجک۔ انتی کرنا ❖

(۷) سب سے پریتی پورbک۔ دھرم انوسار۔ یتھا یوگ۔ برتنا چاہئے ❖

(۸) اودیا کا ناش۔ اور ودیا کی بردھی کرنی چاہئے ❖

(۹) ہر ایک کو اپنی ہی انتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے کنتو سب کی انتی میں اپنی انتی سمجھنی چاہئے ❖

(۱) سب مضمون کو سر تفصیلاً [illegible] چھوڑ کر سا ۔ یکسب سنگاری ہم اپنے میں پر منتشر رہنا چاہئے۔ اور یہ نکتہ کہ ہم میں سب منتشر ہیں ⁂

(۲) اب ہم سرسری طور پر انکے اصولوں پر غور کرتے ہیں ⁂

اصول (۱) یہ کوئی نیا اصول نہیں ہے کل مسیحی کل محمدی اور غالباً کل ہنود اس بکو مانتے ہیں کہ علت اصلی صرف خدا ہی ہے۔ ہم مسیحی لوگ بھی اسکو تسلیم کرتے ہیں

(۲) یہ بھی کوئی نیا اصول نہیں ہے۔ خدا فرد و غیر محدود قادر مطلق - عادل - رحیم - بے شروع - لا انتہا - بے عیب بے مثل - ہمہ دان - مالک کل - حاضر و ناظر - عالم الغیب لازوال - لاموت - موت سے مبرا - ازلی و ابدی - ایک اور خالق مطلق ہے۔ ہم اسکو بھی تسلیم کرتے ہیں۔ مگر آپ نے یہ نہیں بتلایا کہ وہ کونسی کتاب ہے جسکے یہ تمام وصف ہیں۔ ہم مانتے ہیں کہ اسکا جواب مشکل تر ہے۔

جس قدر ہم ابتدا بیان کر چکیں ضرور ہے کہ انکی بابت اگر پورے نہیں تو کچھ نہ کچھ تو واقف ہوں۔ سوال یہہ ہے کہ آیا خدا ایک ہستی ہے جو کہ ان صفات حمیدہ کی مرکب ہے یا ایک ذات خاص اور یہہ سب صفتیں اسکے ذات کے عین یا غیر ہیں۔ ہم مسیحی لوگ یہہ مانتے ہیں کہ خدا مرکب ذات نہیں ہے وہ ایک سادہ ذات روح ہے جو کہ اپنی ذات و صفات میں غیر محدود ازلی اور لا تبدیل ہے۔ چونکہ ذات کبھی صفات سے علیحدہ نہیں ہو سکتی اسلئے ہم یہہ صفات اسکی ذات کے عین مانتے ہیں [illegible] ہیں کہ کبھی جدا نہیں ہو سکتے۔ ہم یہہ بھی مانتے ہیں کہ وہی ایک ذات ہے جو کہ حقیقی معبود اور لائق سجدہ کے ہے

(۳) البتہ یہہ تیسرا اصول زیر بحث ہے۔ ہندوں کے لئے اسبات کو ماننا تو کچھ مشکل نہیں وہ تو اسکو بھی مانتے ہیں البتہ مسیحیوں کو حیرت ہے کہ یہہ امر ہے جسکے ثبوت کو نہ سوچنے کے [illegible] مانا ضرور نہیں۔ اب ہم ان دلائل کو سننا چاہتے ہیں جن سے آریہ بھائیوں نے یہہ ثابت کر لیا کہ وید کلام خدا ہے۔ یا اس اصول میں ہمکو کچھ نقص بھی معلوم ہوتا ہے جب یہہ کہا گیا کہ وید حقیقی علوم کی کتاب ہے تو اسکے یہہ معنے ہو سکتے ہیں مثلاً کہ [illegible] یہہ علم نجوم یا علم ریاضی کیلئے حساب سے [illegible] کر یہہ خدا کا کلام ہے۔ ایا کوئی اور بھی ایسی کتاب نہیں [illegible] تو شناخت کرنے کے کونسے طریقہ اور دلیل ہیں کن وجوہات سے آریہ لوگوں نے دریافت کر لیا کہ صرف مثلاً یہی حقیقی علوم کے ذخیرہ [illegible] نہیں کتاب نہیں ہے ⁂

(۴) یہہ بھی کوئی نیا اصول نہیں ہے۔ ہم لوگ بھی بلکہ کل زمانہ کہتا ہے کہ سچائی کو جہاں سے ہو سکے حاصل کرو سچائی اور صداقت کو خواہ اسکی کتنی ہی قیمت کیوں نہ ہو مول لو اور اسکو نہ بیچو۔ اور ہم اپنے آریہ بھائیوں کو صداقت مجسم کی طرف رجوع کرنا چاہئے جو کہتا کہ صداقت میں ہوں۔ اگر آریہ لوگو تمہارا یہ اصول ہے کہ تم ہمیشہ صداقت کے طالب رہو اور اسکے حصول پر آمادہ تو جن امور کو تم خود ہی بُرا اور خلاف صداقت مانتے ہو انکو کیوں نہیں ترک کرتے۔ اور کیوں صداقت مجسم کی طرف متوجہ نہیں ہوتے مگر ہم جانتے ہیں یہہ اصول آپ بہت کم مانتے ہیں اسکے اوپر عمل کی نسبت ہمکو معلوم نہیں ⁂

(۵) درست اصول ہے آپ اسکو کرتے نہیں۔ یہہ بھی کچھ نیا نہیں۔ صرف اصول چہارم کو دوسرے الفاظ میں ادا کرنا ہے ⁂

(۶) ہم بھی مانتے ہیں کہ ہر کس و ناکس کا فرض کہ ذاتی ترقی جسمی اور روحانی ترقی میں سعی کیا کرے ⁂

(۷) سب سے محبت کرنی چاہئے۔ یہہ عمدہ اصول ہے بلکہ مسیحی مذہب کی بنیاد خاص اسی بات پر ہے ⁂ ہم افسوس کرتے ہیں کہ آپ لوگ اسپر بھی عمل نہیں کرتے اور بہت خوش ہونگے جبکہ یہہ استعمال طور پر کیا جائیگا ⁂

(۸) نیا نہیں۔ چوتھے اصول میں شامل ہے تسلیم

(۹) تسلیم بفضل ہے جیسا اصول کا فی الحقیقت اسکو اپنے اندر لے لینا ہے ⁂

(۱۰) تسلیم۔ دیکھو نواں اصول ⁂

ناظرین یہہ اصول آریہ سماج کے ہم ہیں جنکو معلوم ہوگا کہ نجات کا خیال بھی آریہ لوگوں کے خیال میں نہیں آیا۔ کتنی ایسی اور بھی چیزیں چلی گئی ہیں کہ انکے حصول کیلئے کسی اصول کا مقرر ہونا کچھ بھی ضروری نہ سمجھا گیا۔ اگر آریہ بھائیوں کا یہی خاطر تو لوگ سماج میں داخل ہوں کہ انہیں کوئی نئی بات ہے کوئی نہیں۔ یہہ سب باتیں مسیحی مذہب میں شامل ہیں اور ایسے بڑھکے وہ امورات بھی جنسے تمہارے روح کا فائدہ ہو اور جنسے تمکو ہمیشہ کی زندگی اور سرور حاصل ہو مسیحی مذہب میں موجود ہیں۔ کیا صداقت نہیں چاہتی کہ حقیقی نجات اور نجات کے طریقہ کو قبول کرو۔ آپ لوگ خود ہی دیکھو

حاشیہ (۱) حقیقی [illegible] اشیاء - علت اولیٰ
مجدد [illegible] - تین نقطوں سے مرکب ہو - [illegible]
[illegible] جنمیں علم سب چیزوں کا جانا [illegible]
[illegible] خوشی - نت - رم رح
[illegible] - خدا مطلق - عادل - رحیم - [illegible] - لا انتہا - بے عیب
[illegible] - بے مثل - ہمہ دان - مالک کل - [illegible] - لازوال - لاموت -
[illegible]
(۲) حقیقی [illegible] (۳) حقیقت - اشیاء - [illegible]
[illegible] (۵) [illegible] - حقیقت - [illegible]
(۶) [illegible]
(۷) [illegible] - [illegible]
(۸) [illegible] - [illegible]
(۹) [illegible]
(۱۰) [illegible]
[illegible]

نہیں کر ایک سرسری ناظر سے ان اصولوں میں کتنا نقص معلوم ہوتا ہے خدا کرے کہ نجات کو جسکا حصول مذہب کی اصلی غرض ہے یوں کھلم کھلا بالائے طاق رکھو یا تعجب ہے ۔

الراقم

نقیر محمد حنیف

اخبار تاربرقی

پیرس ۲۴ دسمبر ۔ ٹونکن سے چینی فوج کے واپس جانے کی بعد سات سو پچاس سپاہی فوج فرانس کے واں روانہ کئے جاوینگے ۔

لنڈن ۲۷ دسمبر ۔ سرچارلس ڈاک پریسیڈنٹ لوکل گورنمنٹ بورڈ مقرر ہوئی ۔ اور رائٹ انریبل ڈاکٹر جنرل پوسٹ ماسٹر مقرر ہوئے انکو جلسہ وزرا میں نشست کا اختیار ہوگا ۔

برلن ۲۴ دسمبر ۔ جرمن گزٹ میں ایک آرٹیکل ایسا شایع ہوا ہے کہ پرنس بسمارک نہایت گرمجوشی کے ساتھ اس امر کے ساعی ہیں کہ روس سے اتحاد رہے ۔

روم ۲۵ دسمبر ۔ جس شخص نے گورنمنٹ آسٹریا کے برخلاف بغاوت کی تھی وہ عبد شبیر پھانسی دیا گیا ۔

قاہرہ ۲۹ دسمبر ۔ عربی پاشا اور اسکے ہمراہی عام طور پر رخصت کئے گئے اور آج لنکا کو روانہ ہونگے ۔ خدیو مصر نے دیگر باغیوں کو کئی کئی برسوں کیواسطے ملک سے نکالدیا ہے ۔

بمبئی ۳۰ دسمبر ۔ چونکہ گورنر صاحب نے خاندیس کی طرف دورہ کرنا ہے اسواسطے وہ کل شام کو بمبئی کیطرف روانہ ہونگے لارڈ اور لیڈی چارلس برسفورڈ صاحب بھی جو بمبئی میں گورنمنٹ کے مہمان تھے اس ٹرین میں کلکتہ کو روانہ ہوئے ۔

رنگون ۳۰ دسمبر ۔ منڈلی کی تازہ ترین خبروں سے معلوم ہوا کہ شہزادہ منگوں کے بھاگ جانیکے سبب بڑی بے آرامی پیدا ہوئی ہے تین ہزار برہما کی فوجیں شان سٹیٹس سے سرحد کو گئی اور تین ہزار سرحد ہوئی پور روانہ کی گئی ہیں ۔

ہدایت امیروں کی گرفتاری پر جو شکایتیں ہیں انکو مشتہر کیا جاتا ہے اور شاہی سنگی جہاز منڈلی میں بالکل طیار کھڑا ہے تاکہ جس وقت حکم ہو فوراً روانہ ہوجاوے ۔ فوجیں بہت جیل میں گئی ہیں انکو تنخواہ نہیں ملی ۔ اگر شہزادہ منگوں شاہی پر حملہ کریگا تو شاہ کیواسطے بڑی بھاری خونریزی ہوگی ۔

کلکتہ ۲۸ دسمبر ۔ افسران ملکی کیطرف سے کلکتہ گزٹ میں کل ایک اشتہار اس مضمون کا شایع ہوا ہے کہ دو ہزار تین سو پچاس صندوق بنارس کی افیون کے ہر مہینہ میں بمقام کلکتہ نیلام ہوتے جاوینگے ۔

لنڈن ۲۷ دسمبر ۔ عربی پاشا اور اسکے ساتھی جہاز سیریرس پر سویز سے لنکا کی طرف کل روانہ ہوئے ۔ سیلی کی ممبری پارلیمنٹ سے خالی ہوئی کہ مسٹر پارنس نے استعفا دیا کیونکہ وہ مسٹر موصوف جج مقرر ہوئے ۔

کلکتہ ۳۰ دسمبر ۔ غلام محمد خاں صاحب امیر کابل کلکتہ میں داخل ہوا اور امیر ٹیپو کے بیٹے داروغہ معظم بھی ہمراہ ہیں ۔

رنگون ۳۰ دسمبر ۔ اخبار رنگون ٹائمس کا بیان ہے کہ ایک مسودہ عہدنامہ منڈلی سے شملہ کو روانہ ہوا ہے جسمیں کئی عہد شامل ہیں ۔ سابق عہدنامہ جدید میں لفظ سفیر کے ساتھ قرار دیا گیا ہے جسکا ترجمہ ہوتی ہوئی منڈلی میں اس وقت بہت فکر و تشویش ہے کہ شہزادہ منگوں تھرانس سے بھاگ گیا اور ارادہ رکھتا ہے کہ سرحد پر ہوکر ہندی برہما کی طرف جاتا ہے شاہ تھیبا ان معاملات کو بصورت سے دیکھتے ہیں اور طیار ہیں کہ حکومت سے کنارہ کش ہوکر کسی عہد میں جا بیٹھیں بشرطیکہ انکے بیٹے بھائی کے ہاتھ حکومت آجاوے تھیبا کی نسبت بیان ہے کہ انہوں نے وزیروں سے مسودہ عہدنامہ کا رد کردیا ہے اور شان کے علاقہ کی طرف فوج روانہ کرنی چاہتے ہیں کل کی رپورٹوں میں کسی نے شاہزادہ منڈلی کا قاتل ہو آنے کا ہے ایک سوداگر کے گھر پر ترے حملہ کیا اور شدید زخم لگے سب بیچارے بہت پولیس میں ہیں ۔

پیرس ۲۹ دسمبر ۔ سات سو پچاس سپاہی آج ٹونکن کی طرف جہازوں پر سوار ہونگے ایک گشتی اسکے ساتھ اس غرض سے جاتا ہے کہ انکے ساتھ جا رہے کے لئے مخالف ہے جو بھی رہے اس ملک پر فرانسیسی حفاظت از سرنو لازم آئے ۔ ایم گیمبٹا سرحش اسہال کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہیں ۔

لنڈن ۲۹ دسمبر ۔ بریڈ فورڈ میں ایک عظیم الشان چمنی کے گرنے سے ایک کارخانہ بالکل دب گیا جسکی وجہ سے ۲۶ آدمی مر گئے اور کچھ آس زخمی ہوئے ۔

انتصال ضروری معاملات کے لئے پارلیمنٹ پھر دوبارہ فروری کو کھلیگی ۔ کارڈینل ملیمیں پچھیس کی سوزش میں بیمار ہیں ۔

لنڈن ۳۰ دسمبر ۔ جہاز گولکنڈا عبدہ وہ چھیالیس سے روانہ ہوا اور کلکتہ کل شام کو یہاں پہنچا ۔

لنڈن ۳۰ دسمبر ۔ جہاز گرکٹ بمع دو نجات کو جانا ہے آج صبح وہ یہاں سے روانہ ہوا ۔

بمبئی ۳۱ دسمبر ۔ لارڈ چارلس برسفورڈ نے بمبئی گزٹ میں معاملات مصر پر کچھ لکھا ہیں وہ سمجھتے ہیں انہوں نے اسباب بغاوت برملک کی جو تحقیقات عربی کی نسبت کئے ہیں کہ وہ شبہ نہایت سفید ثابت ہوئی ہیں جیسا کہ ہوا یا لخصوص سلطان کی کارروائی کا جو انہوں نے اس معاملہ میں کی کیا گیا حکم انگریزوں کی توپوں کا نقصان سے بجواب دینا کا اتفاق ہوتا نجات جبری تھا وہ سب سے مفید امر ہے کہ اگر ان تحقیقات میں آیا ہے کہ عربی اور اسکے طرفداروں کو خدا رحمت سے فوج دی کیونکہ وہ بالکل پاشا کے ساتھ تھے بلکہ امرا شیخ اور دیگر علماء مصر نے بھی لارڈ ڈفرن کی بڑی ریاست میں سے پہلے بھی ترکوں کے شبہات میں ظاہر ہوچکی تھی سلطان بڑی آمد سے عربی بیٹے کی رپورٹ تحقیقات میں ظاہر ہوئی ۔ وہ لوگ جو جاہز ہیں تھے اور اس کارروائی سے تعلق رکھتے تھے وہ اس حالت کی مشکلات کو بخوبی جانتے تھے کیونکہ یہ مشہور ہوا تھا کہ انگلستان میں عربی اور اسکی جماعت کے ساتھ ایک خاص ہمدردی ہے اور جماعت ملزم کی کمزوری اور عربی اور اسکے جانبداروں کی مضبوطی سے روز بروز بڑھتا جاتا ہے ۔

تحقیقات کو یکلخت ختم کرنے کے لئے جماعت ملزم کو ایک بہانہ ملگیا پارلیمنٹ تو بند ہوچکی تھی عربی کا مرحلہ یا ملتوی ہو جاوے

... جوانگی کی وراثت چند گھنٹوں میں [illegible] دیا ... صاحب [illegible] ... تھا [illegible] ... اپنے جنرل کی حیرت کے سبب [illegible] ... نہیں آتا ہے کہ ... کر دیا جاوے کہ ... عبرت [illegible] ... کے لیے بہتر اتفاق ہیں ✦

کیا ہم یہ سوال نہیں کرتے کہ انگلستان کو مصر ... اور ہاتھ میں ... کی حقیقت نہیں ... کے خلاف ہوئی ... جو ... کرنے کے لئے ... اسی طرح ... کی ضرورت [illegible] ... اس ... دیا ... بات ... کی تحریک کی ... لاجواب ... ہے ... گوئی ... طلب ... کہیں انگلستان نے ... جنگ میں ... کیا ... ضرورت ... محفوظ کرنا ... ہے ... جنگ سب ... نہیں کیا گیا ... اگر ... جنگ ... کی ہمت ... میں انتشار ... کی ... صاف ... کہ انگلستان ... ایک جنگ میں ... گیا ... جو ایک ... غیر ضروری تھی ✦

لنڈن ۔ ۲۹ دسمبر ۔ ان لوگوں کی تعداد ... میں ایک چمنی کے نیچے دب کر مر گئے ... ہے ✦

لنڈن ۔ ۳۰ دسمبر ۔ اخبار ... نے ایک آرٹیکل ... جس میں ... ارادہ ... گورنمنٹ ... کریں اور ... اس آرٹیکل میں ... مقام ... کو ... کے لوگ اس ... نہیں کہتے ... شریک ہو ✦

پیرس ۔ ۳۰ دسمبر ۔ ... نہایت بیمار ہیں ✦

... دسمبر ... پیرس نے ... کی ... ایک ... میں ... تھے ... گیا ✦

لودیانہ

بکم جنوری کو ۱۰ بجے بعد دوپہر جلسہ مرغوب یادگار جشن قیصرہ ہند بجانب جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع ... بمقام سرکاری متصل باغ لالہ ... صاحب منعقد ہوا ۔ پہلے سے ایک خیمہ کلاں اور سٹیج لگا ہوا تھا جسکے اندر تمام صاحبان شہزادگان و سرداران و رئیسان و ممبران ڈسٹرکٹ کمیٹی و میونسپل کمیٹی و دیگر صاحبان موجود رہتے تھے ۔ اول جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے ... کی اور ... جلسہ ... جناب ... صاحب ... انعام تقسیم فرمایا اور ... گئے اور باجہ بجایا گیا ۔ اسکے بعد گھوڑدوڑ شروع ہوئی اور بہت سے ... تماشا ... ہوتے ہے اور ... شخص ... سپاہ گری ... میں ... جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی طرف سے انعام دیا گیا ۔ انتظام ... پولیس نہایت عمدہ ... خیمہ کے اندر کا انتظام منشی ... صاحب ... کا قابل تعریف تھا ✦

شام کے ساتھ ... آتشبازی چھوڑی گئی ... صاحبان موجود تھے اور آتشبازی کی ... عمدہ کیفیت تھی ✦

مورخہ ... کو ... ایک خیمہ میں لوکل سلف گورنمنٹ کا جلسہ ہوا جسکے میر مجلس صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے ... جلسہ میں ... تمام ... اور ... حاضر تھے ... جلسہ قریب دو گھنٹہ تک رہا اور قرار پایا کہ ... جنوری ۱۸۸۳ء کو ... میں ... بجے صبح پھر جلسہ منعقد ہو اور اس جلسہ میں ... تقرری ممبران و انتظام ... کی بابت گفتگو ہوگی ✦

... جنوری کی شام کو موضع ... میں جہاں رام سنگھ کوکہ ... کرتا تھا پھر ایک فساد ہو گیا تفصیل جسکی یہ ہے کہ ... میں ... کر موضع مذکور میں جہاں رام سنگھ کا جانشین ... کرتا تھا پولیس کی جانب سے یہہ حکم تھا کہ دس ... سے زیادہ ایک جگہ جو کوکہ ... جمع نہ ہونے پاویں چنانچہ ۲ جنوری ۱۸۸۳ء کو وہاں کوکوں کا مجمع تھا اور پولیس کے سپاہیوں نے اس مجمع کو منتشر کرنا چاہا جس وقت کوکے اٹھے اور جانے لگے تو ... خان کنسٹبل نے آواز دی کہ تم کون ہو چنانچہ انہوں نے ... اگر ... کنسٹبل مذکور کو قتل کر ڈالا ۔ جب صدر میں خبر پہونچی تو تمام پولیس معہ جناب مسٹر ... صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ و جناب مسٹر ... صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ و جناب مسٹر ... صاحب اسسٹنٹ کمشنر بہادر موقع پر تشریف لیگئے باقی کیفیت ابھی تک معلوم نہیں ہوئی ✦

جنتری ۱۸۸۳ء

حسب وعدہ کے موافق آج اخبار نورافشاں کے ہمراہ اپنے ناظرین کی خدمت میں بطور ہدیہ ارسال کرتے ہیں ✦

مرجنٹ مشن پریس لودیانہ میں پادری ... صاحب کے اہتمام سے چھپا